نظم نمبر:6 — کرکٹ اور مشاعرہ

● مصنف : دِلاور فگار ● صنف :نظم ● ماخذ : خدا جھوٹ نہ بلوائے

حالات زندگی:

اصل نام دلاور حسین، تخلص فگار تھا۔ بدایون میں ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد شاکر حسین مقامی کالج میں اُستاد تھے۔ شروع شروع میں دلاور فگار نے شباب کے تخلص سے بھی شاعری کی تھی۔ والد کی ناگہانی وفات کے بعد دلاور فگار کو بسلسلہ روزگار ڈاک خانے میں ملازمت اختیار کرنا پڑی لیکن اس کے باوجود انھوں نے اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا۔ آگرہ یونی ورسٹی سے اردو اور معاشیات کے مضامین میں ایم اے کے امتحانات پاس کیے۔ ۱۹۶۹ء میں وہ بدایون کو خیر باد کہہ کر کراچی چلے آئے اور اسی شہر کو اپنا مسکن بنالیا۔ آپ نے ۱۹۹۸ء میں کراچی میں وفات پائی۔

علمی وادبی کارنامے:

آغاز میں دلاور فگار غزل کہا کرتے تھے اور معروف شاعر شکیل بدایونی سے اصلاح بھی لیتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی غزلیات کا ایک مجموعہ "حادثے" کے نام سے شائع ہوا۔ بعد میں اپنے استاد محترم کے مشورے سے شگفتہ شاعری کی جانب متوجہ ہوئے اور اس میں اپنا نام اور مقام بنایا۔ مزاحیہ قطعات اور منظومات کے باعث آپ کو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔ دلاور فگار کی حس مزاح تیز ہے، شاعرانہ ہنر مندی اور طنز کے انداز نے واقعاتی مزاحیہ شاعری کی تھی۔

تصانیف:

دلاور فگار کا تمام طنزیہ مزاحیہ کلام "کلیات دلاور فگار" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ تاہم شعری مجموعوں میں ستم ظریفیاں"، "شامت اعمال"، "مطلع عرض ہے، انگلیاں فگار اپنی "، " آداب عرض"، " از سرنو" ، "خدا جھوٹ نہ بلوائے" اور" فی سبیل اللہ" اہم ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مشاعرہ	شاعروں کی محفل جس میں شاعر اپنا کلام سناتے ہیں۔	ایم	انگریزی زبان کا لفظ جس کا معنی ہے مقصد
گیم	کھیل	کھلاڑی	کھیلنے والا
صدر نشین	محفل کا سربراہ	امپائر	کسی بھی میچ کا فیصلہ کرنے والا
ریاض مسلسل	مسلسل کی جانے والی مشق	کلام	شاعری
نو بال	کرکٹ میں ایسی گیند جب پھینکی جائے جس میں بالر کا پیر مقررہ لائن سے باہر ہو تو اسے نو بال قرار دیا جاتا ہے ،جس پہ دوبارہ بولر کو بال کرنی پڑتی ہے۔	فاؤل	بے قاعدگی، غلطی
اہمال	التوا ، ٹال مٹول	کپتان	ٹیم کا سربراہ
پلییئر	کھیلنے والا	بجائے	کی جگہ
اناڑی	نکما	وقت کاٹنا	وقت ضائع کرنا

تشاعر	چھوٹا شاعر نام نہاد شاعر	دماغ چاٹتے ہیں	تنگ کرنا، بیزار کرنا
اہل نظر	فکر و فن کا علم رکھنے والے	کیچ	پکڑنا
چکر	مسئلہ، جھگڑا	عندلیب	بلبل
مقدر	قسمت، تقدیر	ان لکی	بدقسمت
فیل	ناکام	ہٹ لگانا	بے تکا بلا گھمانا۔ چھکے، چوکے لگانا
پھسڈی	کمزور، گرا ہوا، نالائق	ادب نواز	شاعر، ادیب، مصنف
شاؤٹ	چیخنا، چلانا		

اشعار کی تشریح

شعر نمبر1:

مشاعرہ کا بھی تفریح اہم ہوتا ہے
مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ
شاعر کا نام: دلاور فگار
ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

مشاعرہ اور کرکٹ دونوں کا مقصد سامعین و حاضرین کو تفریح فراہم کرنا ہوتا ہے۔

تشریح:۔

دلاور فگار صاحب اردو کے صف اول کی مزاحیہ شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے کرکٹ اور مشاعرے میں چند مماثلتوں کا ذکر کیا ہے۔ جس زمانے میں فگار صاحب نے یہ نظم تحریر کی تھی اس وقت پاکستان میں کرکٹ اور مشاعرہ دونوں اپنے عروج پر تھے۔ جہاں مشاعرہ کی محفل میں شعرا اپنی تخلیقات، نظم، غزل کی صورت میں حاضرین کو سنا کر محظوظ کرتے ہیں۔ دوران مشاعرہ، شاعر کا اندازِ بیان، نظم، غزل کے افکار، شاعری کا وزن، حاضرین و سامعین کے لیے تفریح کا باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح کھیل کے میدان میں دونوں ٹیموں کے کھلاڑی اپنی اپنی ٹیم کے لیے بلے بازی گیند بازی اور فیلڈنگ کے ذریعے حاضرین کے لیے تفریح طبع کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ جس طرح کرکٹ کی ٹیم ایک اچھا ٹوٹل اپنے مخالف ٹیم کے لیے ترتیب دیتی ہے۔ ہر بال پر لگنے والے چوکے، چھکے اور آؤٹ ہونے والے کھلاڑی کے لیے میدان میں موجود شائقین کرکٹ شور و غوغا کر کے اپنی اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اسی طرح مشاعرے میں بھی جب شاعر اپنے افکار شاعری کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ تو اس کا کلام اگلے شاعر کے لیے کسی مقابلے اور چیلنج سے کم نہیں ہوتا۔ کیونکہ مشاعرے میں مشاعرے میں اگلا کلام پیش کرنے شاعر جب تک ایک اچھا اور بہترین کلام نہیں پیش کرے گا۔ تب تک سامعین اس مشاعرے سے لطف اندوز نہیں ہو پائیں گے۔ کسی اور شاعر نے کرکٹ اور مشاعرے پر اس طرح طنزیہ شاعری کی ہے۔

بیزار ہو گئے جو شاعر حیات سے
کرکٹ کا میچ کھیل لیا شاعرات سے

شعر نمبر2:

وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں، وہ یہاں شاعر ہیں
یہاں جو صدر نشیں ہے، وہاں ہے امپائر

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

مفہوم:

مشاعرہ میں صدر نشین وہ شخصیت ہوتا ہے جو محفل کی قیادت کرتا ہے، نظم و نسق برقرار رکھتا ہے اور شاعروں کو باری باری اشعار پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کرکٹ میں امپائر وہ شخص ہوتا ہے جو کھیل کے قوانین کا اطلاق کرتا ہے، فیصلے کرتا ہے اور کھیل کی منصفانہ نگرانی کرتا ہے۔

تشریح:۔

کرکٹ میں کھلاڑی وہ افراد ہوتے ہیں جو میدان میں کھیل کے قوانین کے مطابق کھیلتے ہیں، اپنی مہارتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں اور میچ کی کامیابی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مشاعرہ میں، شاعر اس بات کی نمائندگی کرتے ہیں کہ وہ اپنے اشعار کے ذریعے تخلیقی صلاحیتوں اور جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ کرکٹ میں کھلاڑیوں کی مہارت، تکنیک، اور حکمت عملی کھیل کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وہ میدان میں اپنی پرفارمنس کے ذریعے کھیل کا نتیجہ متاثر کرتے ہیں۔ اسی طرح، مشاعرہ میں شعراء اپنی تخلیقات کے ذریعے محفل میں جوش و خروش اور تخلیقی خوبصورتی کا اضافہ کرتے ہیں۔

یہاں شاعر نے کرکٹ کے کھلاڑیوں اور مشاعرہ کے شعراء کے کرداروں کا موازنہ کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ مشاعرہ میں بھی شعراء کی حیثیت اتنی ہی اہم ہے جتنی کرکٹ میں کھلاڑیوں کی۔ شعراء اپنی تخلیقات کے ذریعے ادب کی دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کرتے ہیں، اور ان کی تخلیقات کی قدر کی جاتی ہے، جیسے کھلاڑیوں کی مہارت کی قدر کی جاتی ہے۔

مشاعرہ کی محفل میں صدر نشین کی اہمیت کرکٹ کے امپائر کی طرح ہوتی ہے۔ صدر نشین محفل کو منظم کرتا ہے، شاعروں کی باریوں کا تعین کرتا ہے اور محفل کے عمومی ماحول کو برقرار رکھتا ہے۔ امپائر کرکٹ کے میدان میں کھیل کے قوانین کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور کھیل کے نظام کو منظم کرتا ہے۔

اس موازنہ کے ذریعے شاعر نے یہ بات ظاہر کی ہے کہ صدر نشین اور امپائر دونوں اپنے اپنے میدان میں نظم و نسق برقرار رکھنے اور معاملات کو منظم کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ صدر نشین مشاعرہ کی محفل کی روانی کو یقینی بناتا ہے، اسی طرح امپائر کرکٹ کے کھیل کی منصفانہ نگرانی کرتا ہے۔

کرکٹ برصغیر میں ایک مقبول کھیل ہے جو لوگوں کے درمیان جوش و خروش اور اتحاد کا باعث بنتا ہے۔ کرکٹ کی محافل بھی عوامی دلچسپی کا بڑا ذریعہ ہیں۔ شاعر نے ان دونوں سرگرمیوں کو موازنہ کرکے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر سرگرمی میں مختلف کردار اپنی جگہ پر اہمیت رکھتے ہیں اور دونوں کے کردار مختلف مگر اہم ہوتے ہیں۔

شعر نمبر3:

وہاں ریاض مسلسل سے کام چلتا ہے
یہاں گلے کے سہارے کلام چلتا ہے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

شاعری اور کرکٹ دونوں میں کامیابی کے لیے مسلسل محنت اور مشقت درکار ہوتی ہے۔

تشریح:۔

دلاور فگار صاحب اس شعر میں کسی بھی میدان میں فن اور مہارت حاصل کرنے کا ایک گُر مزاحیہ اور طنزیہ انداز میں بیان کر رہے ہیں۔ کچھ فنون اور شعبوں میں کامیابی اور مہارت کے لیے مسلسل مشق کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی کھلاڑی اپنی زندگی میں اچھا بلے باز بننا چاہتا ہے۔ تو اس کو بلے بازی کی مسلسل مشق درکار ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی گیند باز ایک اچھا اور بہترین گیند باز بننا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنی گیند بازی کے لیے مسلسل مشق کرنی پڑے گی۔ اس طرح کے کھلاڑی مشق کے لیے، بلے اور گیند سے دن رات، مستقل محنت کریں گے تب جا کر انہیں بلا استعمال کرنے اور گیند پھینکنے کی مہارت حاصل ہو پائے گی۔ دنیا دنیا کا ہر شعبہ ریاض اور مستقل محنت کا متقاضی ہوتا ہے۔ اسی

طرح کرکٹ اور مشاعرہ بھی ریاض مسلسل کے سہارے ہی چلتا ہے۔ حتیٰ کہ کوئی فیلڈر بھی اپنی فیلڈنگ میں نکھار لانا چاہتا ہے تو اس کو بھی گیند کے ساتھ مستقل پریکٹس کرنی ہوگی۔تب جاکے وہ گیند قابو کرنے کی صلاحیت سے آشنا ہوتا ہے۔

ریاض مسلسل سے شکار زیر دام آتے ہیں
چاہے کلام ہی کوئی یا کرکٹ کے میدان آتے ہیں

اسی طرح شاعری بھی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو قسم ہے آمد کی۔ اور وہ شعرا جن کے پاس شاعری کرنے کی خداداد صلاحیت ہوتی ہے۔ ان کو بھی ریاض مسلسل سے کام لینا پڑتا ہے۔ ایک اچھے شاعر کو اپنالوہامنوانے کے لیے بار بار اپنے کلام کی نوک پلک سنوارنی پڑتی ہے۔ جہاں شاعر کو ایک طرف اپنے کلام کے وزن، ردیف، اور قافیے کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں شاعر کو اس شاعری کو اچھا پیش کرنے کے لیے سُر اور لے کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ جب تک ردیف اور قافیہ کو سنجیدہ، رنجیدہ یا مزاحیہ انداز میں شاعر پڑھ نہیں پائے گا۔ تب تک اس کا کلام مقبول عام نہیں ہوگا۔ شعرا تو شعرا حتیٰ کہ عوام الناس بھی ان شاعروں کا کلام اچھے انداز میں پیش کر کے داد سمیٹتے ہیں۔

شعر نمبر4:

وہاں بھی کھیل میں نوبال ہو تو فاؤل ہے
یہاں بھی شعر میں اہمال ہو تو فاؤل ہے

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

جس طرح گیند باز کو غلط بال پھینکنے پر دوبارہ گیند کروانی پڑتی ہے اس طرح کلام اہمال پیش کرنے والے کو والے شاعر کو بھی سبکی اٹھانا پڑتی ہے۔

تشریح:۔

دلاور فگار کا شمار اردو کے صف اولین کے مزاحیہ شاعروں میں ہوتا ہے انہوں نے انوکھی اور طنزیہ شاعری میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ اس شعر میں وہ کرکٹ میچ اور مشاعرے میں مماثلتوں کا دلچسپ انداز میں ذکر کر رہے ہیں، اور بیان کرتے ہیں کہ کرکٹ کے کھلاڑی کو اصول وضوابط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ اس طرح مشاعرے میں شاعر کے لیے حاضرین وسامعین کہ دلچسپی اور ذوق کا خیال رکھنا لازم ہوتا ہے۔ جیسے کرکٹ کے کھیل میں جب گیند باز گیند پھینکتے ہوئے مقرر لائن سے پاؤں باہر نکال لیں یا اس کی پھینکی گئی بال، بلے باز کے کندھے سے اوپر جا لگے تو ایسی صورت میں یہ بال نوبال کہلاتی ہے۔ جس پر یہ بال شمار نہیں ہوتی اور گیند باز کو ایک بال زائد کروانی پڑتی ہے۔ کسی اور شاعر نے اس صورت کو یوں بھی بیان کیا ہے۔

جب بال پھینکتی تھی گیسو سنوار کے
نزدیک اور ہوتے تھے حالات ہار کے

اس طرح مشاعرے میں بھی اگر شاعر کوئی لایعنی اور فضول کلام پیش کرے گا جو کہ بے وزن اور ردیف قافیے سے ماورا ہو گا تو یقیناً حاضرین وسامعین کے ذوق پر پورا نہیں اترے گا، تو اس پر حاضرین احتجاج کرتے ہیں شاعر شائقین کے احتجاج کو دیکھتے ہوئے اپنا کلام سمیٹ کر وہاں سے رفو چکر ہونے میں ہی عافیت خیال کرتا ہے۔ مشاعرے میں جہاں مقابلے کی فضا ہوتی ہے اگر شاید اچھا کلام پیش نہیں کرے گا تو اس کو سبکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

شاعری کی خوبصورتی اس بات پر منحصر ہوتی ہے کہ شاعر اپنے خیالات اور جذبات کو واضح اور مؤثر طریقے سے بیان کرے۔ اگر شعر میں اجمال ہوتا ہے، تو یہ شعر کی قدر اور اثر کو کمزور کر دیتا ہے۔ اجمال کی صورت میں، سامعین یا نقادوں کے لیے شعر کی فہم مشکل ہو جاتی ہے، اور شعر کی تاثیر کم ہو جاتی ہے۔

شعر نمبر:5

وہاں ہے ایل بی ڈبلیو یہاں
یہ چکر ہے کہ عندلیب مونث ہے یا مذکر ہے

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

کرکٹ کے کھیل میں ایل بی ڈبلیو کا شور عموماً جھگڑے کا باعث بنتا ہے۔ بالکل اسی طرح شاعر بھی اس بات پہ جھگڑتے ہیں کہ بلبل مذکر ہے یا مونث ہے۔

تشریح:

دلاور فگار صاحب اردو کے صف اول کے مزاحیہ شاعروں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اس نظم میں انہوں نے کرکٹ اور مشاعرے میں چند مماثلتوں کا ذکر بڑے ہلکے پھلکے اور مزاحیہ انداز میں کیا ہے۔ شاعر بیان کرتے ہیں کہ یوں تو کرکٹ میچ میں بے شمار معاملات جھگڑے کا باعث بنتے ہیں، یعنی اگر کوئی کھلاڑی کرکٹ میچ میں کیچ آؤٹ ہو، یا اس کی وکٹ گرے، رن آؤٹ ہو۔ وہ کھلاڑی اپنے آپ کو آؤٹ تسلیم کر کے گراؤنڈ سے باہر چلا جاتا ہے۔ لیکن اگر گیند باز کی پھینکی گئی گیند کسی بلے باز کی ٹانگ کے کسی حصے پر لگ جائے تو گیند باز ایمپائر کے سامنے شور مچاتا ہے کہ بلے باز کا پاؤں وکٹ کی سیدھ میں تھا اس لیے اس کو آؤٹ قرار دیا جائے، لیکن بلے باز اس بات سے انکاری ہوتا ہے اور تنازع پیدا ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایل بی ڈبلیو کا آؤٹ کرکٹ کی تاریخ میں اس ٹیکنالوجی کے دور میں بھی متنازع ہے۔ اسی طرح شاعر کہہ رہے ہیں کہ اردو ادب میں ابھی تک یہ طے نہیں ہو سکا کہ بلبل مذکر ہے یا مونث۔ بلبل اور گلاب کے پھول کے افواہ بھی زبان زدِ عام ہے۔ کچھ شعراء کے نزدیک بلبل مذکر ہے جو کہ گلاب کے عشق میں محوِ فغاں ہے۔ یہ بات ابھی تک ادیبوں اور شاعروں میں نزع کا باعث ہے۔ انشاء اللہ خان صاحب کا ایک شعر ہے کہ

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار، میں چلاؤں ہائے دل

شعر نمبر:6

وہاں بھی صرف مقدر کا کھیل ہوتا ہے
جو ان لکی ہے یہاں بھی وہ فیل ہوتا ہے

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

کرکٹ کے کھیل کی طرح مشاعرے میں بھی وہی شاعر کامیاب ہوتا ہے جو قسمت کا سکندر ہو لیکن قسمت کی خرابی کھیل بگاڑ دیتی ہے۔

تشریح:

دلاور فگار صاحب مزاحیہ انداز میں کرکٹ اور مشاعرے کا تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ جس طرح زندگی قسمت کا کھیل ہے جو قسمت کا دھنی ہوتا ہے زندگی اس کا طواف کرتی ہے۔ بصورت دیگر قسمت کے مارے کو زندگی کا طواف کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح کرکٹ میچ میں بھی قسمت کے سکندر ہی فتحیاب ہوئے ہیں۔ دنیا میں جس طرح ایک اچھی قسمت والا انسان ہی زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ٹھہرتا ہے۔ بے شمار لوگ شاعری کے میدان میں کوشش کرتے ہیں لیکن کوئی ایک آدھ شاعر ہی اچھی اور بہترین شاعری تخلیق کر پاتا ہے۔ کرکٹ میچ میں بھی مقدر کا سکندر کھلاڑی ہی اچھا بلے باز یا اچھا گیند باز ثابت ہوتا ہے، اور سب سے بڑھ کر قسمت سے ایک آدھا میچ اس کے شاندار کیریئر کا تعین کرتا ہے۔ اسی طرح کسی شاعر کا صرف ایک شعر یا اس کی کوئی غزل یا بہترین نظم ہی اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ لیکن کامیابی کے تسلسل کے لیے انسان کو قسمت کے سہارے ہی چلنا پڑتا ہے۔ دنیائے کرکٹ کے بہت بڑے بڑے کھلاڑی اپنی ناقص کارکردگی کی وجہ سے زوال پذیر ہو جاتے ہیں اسی طرح ایک اچھا شاعر اپنی اچھی

شاعری کو اچھی قسمت کی وجہ سے برقرار رکھ پاتا ہے۔ دلاور فگار صاحب بہت بڑے راز سے پردہ اٹھا رہے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ قسمت کے دھنی ہی دنیا میں اپنی صلاحیتوں کالوہا منواتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ خواجہ حیدر علی آتش نے حالانکہ بہت بڑے شاعر تھے لیکن زندگی کے ہاتھوں ہمیشہ تکلیف کا شکار رہے وہ اپنی بری قسمت کو یوں بیان کیا ہے۔ کہ

نہ پوچھ عالم برگشتہ طالعی آتش
برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے

شعر نمبر7:

وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم کی جان
یہاں پر ہر کھلاڑی بجائے خود کپتان

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

یہاں "وہاں" سے مراد کرکٹ کے کھیل کا ماحول ہے جہاں ایک ہی کپتان ہوتا ہے جو پوری ٹیم کی قیادت کرتا ہے۔ کپتان کا کردار ٹیم کی حکمت عملی، ٹیم ورک، اور میچ کی حکمت عملی کو مرتب کرنا ہوتا ہے۔

تشریح:۔

کرکٹ میں کپتان کی اہمیت اور کردار بہت بڑا ہوتا ہے۔ کپتان ٹیم کے ہر کھلاڑی کو منظم کرتا ہے، میچ کی حکمت عملی بناتا ہے، اور ٹیم کی رہنمائی کرتا ہے۔ کپتان کی قیادت ٹیم کی کامیابی یا ناکامی میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ کپتان ٹیم کے لیے ایک مرکزی شخصیت ہوتا ہے جو تمام کھلاڑیوں کی کارکردگی کو ایک سمت دیتا ہے اور انہیں مشترکہ مقصد کے لیے متحد کرتا ہے۔ کپتان کی قیادت کے تحت، ٹیم کے ہر کھلاڑی اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتا ہے اور کھیل کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دیتا ہے۔ کپتان کی حکمت عملی، فیصلہ سازی، اور قیادت ٹیم کے کامیاب ہونے کے لیے ضروری ہوتی ہے۔

مشاعرہ یا تخلیقی محفل میں، ہر شاعر اپنے اشعار کے ذریعے خود مختار ہوتا ہے۔ ہر شاعر کی تخلیقی صلاحیت، خیال، اور بیان کے طریقے میں انفرادیت ہوتی ہے۔ یہاں کوئی ایک مرکزی کپتان نہیں ہوتا جو تمام شعراء کو منظم کرے۔ بلکہ، ہر شاعر اپنی تخلیق کے ذریعے محفل میں اپنی خود مختاری اور قیادت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ مشاعرہ میں ہر شاعر اپنی تخلیقات کے ذریعے سامعین کو متاثر کرتا ہے اور ہر شاعر کی تخلیقی صلاحیت اور بیان کا انداز منفرد ہوتا ہے۔ یہاں ہر شاعر خود اپنے فن کا کپتان ہوتا ہے، اور اس کی تخلیقات کی کامیابی اس کی انفرادی صلاحیتوں اور محنت پر منحصر ہوتی ہے۔ ایک اور شاعر کرکٹ اور مشاعرے کی صورتِ حال کو یوں بھی بیان کرتا ہے:

آئی جو صبح شام کے نقشے بگڑ گئے
سروں سے ہم غریبوں کے سٹمپ اکھڑ گئے

شاعر نے کپتان کی قیادت اور ہر کھلاڑی کی خود مختاری کے درمیان موازنہ کر کے یہ بیان کیا ہے کہ مختلف مواقع پر قیادت اور ذمہ داری کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ کرکٹ میں کپتان کی قیادت ٹیم کی حکمت عملی، منصوبہ بندی، اور فیصلے کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کپتان کی قیادت ٹیم کے تمام کھلاڑیوں کو ایک سمت میں لے کر چلتی ہے، اور ٹیم کی کامیابی کے لیے اہمیت رکھتی ہے۔ کپتان کی حکمت عملی اور فیصلہ سازی ٹیم کی کارکردگی اور کھیل کے نتائج پر اثر انداز ہوتی ہے۔

شاعر نے اس موازنہ کے ذریعے یہ بیان کیا ہے کہ مختلف مواقع پر قیادت اور خود مختاری کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ کرکٹ میں کپتان کی قیادت ٹیم کی کامیابی کے لیے ضروری ہوتی ہے، جبکہ مشاعرہ میں ہر شاعر کی خود مختاری اس کی تخلیق کی انفرادیت اور کامیابی کو نمایاں کرتی ہے۔ یہ موازنہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہر شعبے میں مخصوص اصول اور معیار ہوتے ہیں جو کامیابی اور معیار کو برقرار رکھتے ہیں۔

شعر نمبر:8

یہاں کچھ ایسے بھی کپتان پائے جاتے ہیں
جو رن بناتے نہیں ہٹ لگائے جاتے ہیں

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ
شاعر کا نام: دلاور فگار
ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

کرکٹ کے میدان میں کچھ ایسے بھی کپتان ہوتے ہیں جو صرف بڑی بڑی ہٹ لگانے پر یقین رکھتے ہیں لیکن رنز بنانے میں ناکام رہتے ہیں۔

تشریح:

اس شعر میں دلاور فگار صاحب کرکٹ میچ کے کپتان پر طنز کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ، کرکٹ میچ میں کسی بھی ٹیم کو جیتنے کے لیے بہت زیادہ رنز بنانے ہوتے ہیں۔ اگر وہ مخالف ٹیم کو اچھا مجموعہ دینے میں کامیاب ہو جائیں تو تبھی میچ کا پانسہ پلٹ سکتا ہے۔ کپتان جو کہ کسی بھی ٹیم کی جان ہوتا ہے وہ ایک تو خود کھلاڑیوں کو اس طرح بلے بازی کے لئے ترتیب کے حساب سے بھیجتا ہے کہ اس کی ٹیم، مخالف ٹیم کے لئے ایک اچھا مجموعہ دینے میں کامیاب ہو۔ لیکن جب ایسا کپتان خود میدان میں اترتا ہے تو جلد بازی میں چھکے چوکے لگانے کی کوشش کرتا ہے جس کی وجہ سے یا تو وہ جلد آؤٹ ہو جاتا ہے، یا پھر بہت ساری گیندیں اپنی جلد بازی کی وجہ سے ضائع کرتا ہے۔ جس سے میچ جتنا مشکل سے مشکل تر ہو جاتا ہے۔ ایک اچھا کپتان تو وہی کہلانے کا حقدار ہوتا ہے جو مشکل سے مشکل مرحلے میں بھی اپنے اعصاب کو قابو میں رکھے۔ لیکن جب کپتان خود ہی گھبراہٹ کا شکار ہو جائے اور چھکے چوکے لگانے کے لیے گیندیں ضائع کرے تو اس کا نتیجہ میچ ہارنے کی شکل میں ہی نکلتا ہے۔ اسی طرح ایک اچھا شاعر جب اچھی شاعری تخلیق کرنے کے لیے بے تحاشہ اشعار تخلیق کرلیتا ہے اور اس میں بھی یہ نہیں دیکھتا کہ اس میں ردیف، قافیہ وزن، لطیف جذبات بھی شامل ہیں کہ نہیں، اس شاعر کو بس تھوک کے حساب سے شاعری کرنے کا شوق ہوتا ہے اچھا شاعر وہی ہوتا ہے جو ایک آدھ شعر، غزل یا نظم لکھے لیکن معیاری لکھے۔ اچھا کپتان بھی وہی ہوتا ہے جو جم کر اپنی ٹیم کے لیے میدان میں کھڑا رہے کیونکہ،

وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم کی جان
یہاں ہر ایک پلیئر بجائے خود کپتان

شعر نمبر:9

وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت کاٹتے ہیں
یہاں بھی کچھ متشاعر دماغ چاٹتے ہیں

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ
شاعر کا نام: دلاور فگار
ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

جس طرح کرکٹ کے کھیل میں ایک اناڑی صرف وقت پاس کرتا ہے۔ اسی طرح ایک خود ساختہ شاعر بھی سامعین کا دماغ چاٹتا ہے۔

تشریح:۔

دلاور فگار صاحب اس شعر میں بیان کر رہے ہیں کہ جس طرح ایک کرکٹ میچ کا نالائق اور اناڑی اگر سفارش کی بنیاد پر کسی ٹیم میں منتخب ہو بھی جائے گا لیکن اپنی نالائقی کی بنیاد پر وہ بہت جلدی ثابت کر دے گا کہ وہ اس بات کا اہل نہیں تھا کہ اس ٹیم میں جگہ بنا پاتا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب کوئی فضول اور نکما کھلاڑی اگر وقتی طور پر ٹیم میں آ بھی جائے تو اس کی گیند بازی، بلے بازی یا فیلڈنگ کے بھرم سب کے سامنے عیاں ہو جاتا ہے۔ بلکہ اپنی ٹیم کی توقعات بھی برباد کر دیتا ہے جس کی کارکردگی کی وجہ سے ٹیم میچ ہار جاتی ہے۔ ساتھ ہی ٹیم کے لیے بھی شرمندگی کا باعث بنتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک انسان کو بزعم خود ہی احساس ہو جائے کہ وہ ایک شاعر ہے حالانکہ شاعری اس کے بس کا روگ نہیں۔ اگر فرضِ محال وہ شعر یا کلام گھڑنے میں کامیاب ہو بھی جائے یا کسی کی کلام کو چوری کر کے بے سروپا انداز میں مشاعرے میں پیش کرنے کی کوشش کرے تو

سامعین وحاضرین کو احساس ہو جاتا ہے کہ اس کا یہ لایعنی کلام یعنی فضولیات پر مبنی ہے۔ دلاور صاحب نے انتہائی مزاحیہ انداز میں ایسے اناڑی کھلاڑیوں اور نام نہاد شعرا پر تنقید کرتے ہوئے ان کے مابین یکسانیت بیان کی ہے۔ نالائق کھلاڑی اور خود ساختہ شاعر کرکٹ کے میدان اور مشاعرے میں لوگوں کا دماغ چاٹتے ہیں۔ ان کے پاس لوگوں کے ذوق کے مطابق کوئی کارکردگی پیش کرنے کے لیے نہیں ہوتی۔ اس لیے لوگوں کے معیار پر پورا اتر نہیں پاتے وہ اپنا بھی وقت برباد کرتے ہیں لوگوں کا وقت بھی برباد کرتے ہیں ۔دلاور صاحب نے کسی ایسے تشاعر کے بارے میں یوں بھی بیان کیا ہے کہ۔

میں نے کہا کیسے کہی جاتی ہے غزل
اس نے کہا میری غزل گا دیا کرو

شعر نمبر10:

ہوا کرے اگر سکور اس کا زیرو ہے
یہاں جو شخص پھسڈی ہے وہ بھی ہیرو ہے

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ
شاعر کا نام: دلاور فگار
ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

جب ٹیم میچ جی جاتی ہے تو وہ شخص جو بالکل کمزور ہوتا ہے اور جس نے کوئی رنز بھی نہیں بنایا ہوتا وہ بھی اس ٹیم کی وجہ سے ہیرو بن جاتا ہے۔

تشریح:

دلاور فگار صاحب اس شعر میں بالخصوص کرکٹ میچ کی بات کر رہے ہیں۔ اگر کوئی ٹیم بہت اچھا مجموعہ کرتی ہے اور مخالف ٹیم کے سکور سے سکور بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہے لیکن آخر میں آنے میں والا کھلاڑی ایک بھی بال کا سامنا نہیں کر پاتا۔ لیکن ٹیم کی فتح میں برابر کا شریک قرار پاتا ہے۔ جس طرح باقی ٹیم پر داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے جائیں گے، اسی طرح یہ بھی رن نہ بنانے والا شخص اپنی ٹیم کی جیت کی خوشی میں گراؤنڈ میں چھلانگیں مارتا پھرے گا۔ حالانکہ وہ سب سے آخر میں آیا اور اس کے ساتھی نے ٹیم کو جتوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اہل وطن ساری ٹیم کو ہی ہیرو کا درجہ دیں گے۔ اور یہ ٹیم اور یہ کھلاڑی بھی اپنی خوش قسمتی اور ٹیم کی کارکردگی کی وجہ سے ملک کے باشندوں کے لیے ہیرو کہلائے گا۔ بعینہٗ اسی طرح مشاعرے میں بھی کچھ بدذوق قسم کے سامعین اور حاضرین ہوتے ہیں جو کہ ایک بالکل کمزور شاعری کرنے والے کو بھی اچھے شاعر کا درجہ دے دیتے ہیں حالانکہ اس بات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں کہ اچھی شاعری کیسی ہوتی ہے۔ بالخصوص اج کل کے دور میں جب شاعری اپنے زوال کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔ بڑے بڑے فضول شاعر اس سوشل میڈیا کے زمانے میں بھی ہیرو بن چکے ہیں جن کو شاعری کی الف ب کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔

وہاں تمدن مشرق کی موت کا غم ہر ہے
یہاں ادب کے جنازے پہ شور ماتم ہے

شعر نمبر11:

ادب نواز پہ شاؤٹ یہاں بھی ہوتے ہیں
یہ بدنصیب رن آؤٹ یہاں بھی ہوتے ہیں

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ
شاعر کا نام: دلاور فگار
ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

کرکٹ میچ کی طرح لوگ مشاعرے میں بھی ہلڑ بازی کرتے ہیں اور طعنے مارتے ہیں اور بری شاعری کی وجہ سے سامعین کی باتیں سنی پڑتی ہیں۔

تشریح:

دلاور فگار صاحب کرکٹ میچ اور مشاعرے میں دلچسپ انداز میں چند مماثلتیں تلاش کرکے طنز و مزاح کے تیر چلا رہے ہیں۔ جس طرح ایک بلے باز رنز بنانے کے لیے بھاگتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جلد بازی میں زیادہ رنز بناؤں لیکن بدقسمتی سے میدان موجود کھلاڑی کی پھینکی گئی گیند سیدھی وکٹ پر لگی ہے، جس سے بلے باز رن آؤٹ ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے حمایتی شائقین غصے اور جھنجھلاہٹ میں اور مخالف شائقین خوشی کی وجہ سے بہت زیادہ شور کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح مشاعرے میں بھی ایک اچھا شاعر بعض اوقات سامعین کی طرف سے ملنے والی داد کی وجہ سے کچھ جلد بازی میں تیزی سے فی البدیہہ کلام شروع کرتا ہے اور اپنا کلام بھول جاتا ہے جس کی وجہ سے سامعین کی طرف سے ملنے والی داد طعن و تشنیع میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور بیچارہ شاعر پھر ہلر بازی کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے کلام کو سمیٹتے ہوئے وہاں سے جانے ہی میں عافیت خیال کرتا ہے۔ ایک اچھا بلے باز بھی اپنی بدقسمتی کی وجہ سے رن آؤٹ ہو کر میدان سے باہر چلا جاتا ہے اسی طرح ایک اچھا شاعر بھی اپنا کلام مناسب انداز سے پیش نہ کرنے کی بدولت شاعری کو ترک کر کے رفوچکر ہونے میں ہی بھلائی سمجھتا ہے۔ دلاور فگار کسی فضول شاعر کے بارے میں یوں بھی بیان کرتے ہیں

میں نے کہا غزل پڑھی جاتی نہیں صحیح
اُس نے کہا پہلے ریہرسل کیا کرو

شعر نمبر12:

مرے خیال کو اہلِ نظر کریں گے کیچ
مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا کرکٹ میچ

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

ماخذ: کلیاتِ دلاور فگار

مفہوم:

اہل ذوق میری اس نظم کی داد ضرور دیں گے کہ میں نے مشاعرے اور کرکٹ میچ کی یکسانیت کو بیان کیا ہے۔

تشریح:۔

دلاور فگار صاحب کا شمار اردو کے صف اولین کے مزاحیہ شاعروں میں ہوتا ہے۔ اس نظم میں انہوں نے بڑی خوبصورت انداز میں کرکٹ اور مشاعرے میں مماثلتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ایسے پہلوؤں کو بیان کیا ہے جو یکساں ہیں۔ب دلاور گار صاحب بیان کرتے ہیں کہ اہل ذوق اس نظم کی ضرور داد دیں گے۔ کہ کس دل فریب انداز میں، میں نے کرکٹ میچ اور مشاعرے کو ایک جیسا قرار دیا۔ حالانکہ دونوں میں ہے بہت اختلاف ہے۔ کرکٹ کھیل کے میدان میں کھیلی جاتی ہے جہاں ہزاروں تماشائی موجود ہوتے ہیں جو اپنی اپنی ٹیم اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جبکہ مشاعرے میں صرف چند ہی افراد شاعروں کی دادرسی کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح ہر کھلاڑی جدا جدا اصلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے۔ صرف ایک آدھا کھلاڑی ہی ایسا ہوتا ہے جو کہ اچھا بلے باز، گیند باز یا میدان میں کارکردگی دکھا پاتا ہے۔ جبکہ مشاعرے میں ایک شاعر ہی اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ کون سا کلام کس وقت پیش کرنا ہے اس میں اس کی تخیل و ترتیب اس کی ردیف قافیے کا انداز یہ سب اس شاعر پر منحصر ہوتا ہے۔ لیکن یہ میرا کمال ہے کہ میں نے دونوں یعنی کرکٹ اور مشاعرے کو ایک جگہ ثابت کر دیا ہے امید ہے میری شاعری اہل ذوق کے ہاں مقبول ہو گی اور میں اپنی نظم کے لیے دادرسی کا طالب ہوں۔ جس طرح ایک اچھا کھلاڑی میدان میں موجود شائقین سے داد کا طلبگار ہوتا ہے اس کے مطابق اس کے اس کے مطابق اپنی کھیل میں نکھار لا پاتا ہے میں بھی اہل ذوق سے داد اور تعریف کا طلبگار ہوتا ہے۔ تاکہ اپنے کلام میں مزید خوبصورتی لا پاؤں۔ مشاعرے اور کرکٹ کے بارے میں کسی اور شاعر نے یوں بھی بیان کیا ہے۔

کہتے تھے میچ دیکھنے والے پکار کے
استاد جا رہے ہیں شب غم گزار کے

نظم کا مرکزی خیال

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

مرکزی خیال:

دلاور فگار صاحب مزاحیہ انداز میں کرکٹ کے کھیل کا موازنہ مشاعرے کے ساتھ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ کرکٹ اور مشاعرہ دونوں تفریح کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ ایک اچھے کھلاڑی کی طرح ایک اچھا شاعر بھی اپنے کلام سے سامعین اور ناظرین کو محظوظ کرتا ہے۔ کرکٹ اور مشاعرے میں کچھ تنازعات بھی مشترکہ ہیں۔ کھلاڑی اور شاعر قسمت کی بدولت ہی دلوں میں گھر کرتے ہیں۔ مشاعرہ بھی ایک طرح کا کرکٹ میچ ہی ہے۔

نظم کا خلاصہ:

نظم کا عنوان: کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا نام: دلاور فگار

خلاصہ:

دلاور فگار صاحب نظم میں طنز و مزاح کی تیر چلاتے ہوئے کرکٹ کے کھیل اور مشاعرے میں چند مماثلتوں کا موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مشاعرہ اور کرکٹ دونوں کا مقصد تفریح فراہم کرنا ہے۔ مشاعرے میں شاعر جبکہ کرکٹ میں کھلاڑی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ صدر نشین اور امپائر ان کی کارکردگی کا فیصلہ کرتے ہیں۔ مشاعرہ اور کرکٹ ک کا کھیل دونوں سخت محنت کے متقاضی ہیں۔ جس طرح کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو کا تنازع کا باعث ہے۔ اسی طرح ابھی تک شاعر اس مسئلے میں الجھے ہوئے ہیں کہ عندلیب مذکر ہے یا مونث۔ یہ قسمت کی بدولت ہی کھلاڑی اور شاعر کا ستارہ شہرت کے آسمان پر چمکتا ہے۔ میچ میں کپتان سب کھلاڑیوں کی کارکردگی اور ان سے ان کی صلاحیتوں کے مطابق کام لینے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ جبکہ شاعری میں شاعر کلام کا انتخاب، ترتیب خود طے کرتا ہے۔ جس طرح ایک سفارشی کھلاڑی زیادہ دیر تک میدان اور ٹیم میں نہیں ٹک سکتا۔ نام نہاد شاعر بھی کسی کو متاثر نہیں کر سکتا۔ کرکٹ اور مشاعرہ دونوں اعصاب کے کھیل ہیں مضبوط اعصاب والا ہی اپنا لوہا منوا لیتا ہے۔ اہل نظر اس بات کو سمجھیں گے کہ مشاعرہ بھی ایک طرح کا کرکٹ میچ ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر1: نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کے مطابق مصرے مکمل کریں۔

جواب:

مکمل مصرعے

(الف) مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے۔

(ب) یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ایمپائر۔

(ج) یہاں بھی کچھ تشاعر دماغ چاٹتے ہیں۔

(د) یہ بدنصیب رن اوٗٹ یہاں بھی ہوتے ہیں۔

(ہ) مشاعرہ بھی ہے ایک طرح کا کرکٹ میچ

سوال نمبر2: نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

سوالات کے جوابات

(الف) شاعر نے کرکٹ کو مشاعرے کے مماثل کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: **مماثلت**

کرکٹ اور مشاعرہ دونوں حاضرین اور سامعین کے لیے تفریح کا باعث بنتے ہیں اس لیے شاعر نے کرکٹ اور مشاعرہ کو ایک جیسا قرار دیا ہے۔

(ب) کرکٹ میں جو شخص امپائر کہلاتا ہے، مشاعرے میں اسے کس نام سے پکارا جا سکتا ہے؟

جواب: **صدر نشیں**

جس طرح کرکٹ میں ایک شخص امپائر موجود ہوتا ہے، جو کہ اس بات کا تعین کرتا ہے کہ میدان میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو اور کھیل قانون کے مطابق چلے۔ اسی طرح مشاعرے میں بھی صدر نشین صاحب اس عہدے کے لیے موجود ہوتے ہیں کہ شاعر حضرات اپنی باری کے اعتبار سے اور کلام موضوع پیش کریں، اور وہ ساتھ ساتھ شعراء کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں اور مشاعرے کے ماحول کو بھی برقرار رکھتے ہیں۔

(ج) شاعر نے کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو ہونے والے کھلاڑی کو مشاعرے کس شاعر کے مشابہ قرار دیا ہے؟

جواب: **مذکر مؤنث کا جھگڑا**

جس طرح کرکٹ میں ایل ڈبلیو کا آؤٹ وَٹ ابھی تک تنازعے کا باعث ہے۔ اسی طرح مشاعرے میں شاعر حضرات اس حوالے سے پریشان ہیں کہ عندلیب کو مونث قرار دیا جائے، یا مذکر۔ اور یہ تنازع زمانۂ قدیم سے زمانۂ جدید تک چلا ہی جا رہا ہے۔

(د) شاعر نے کرکٹ کے اناڑی کھلاڑیوں کو مشاعرے کے کن لوگوں کی مانند کہا ہے؟

جواب: **تشاعر**

جس طرح کرکٹ کے میچ میں کچھ سفارشی کھلاڑی میدان میں کھیل کا حصہ تو بن جاتے ہیں لیکن ان کے پاس کوئی ہنر یا فن دکھانے لائق نہیں ہوتا اور وہ اپنی بے عزتی کروا کے میدان سے جاتے ہیں۔ اسی طرح مشاعرے میں بھی کچھ لوگ کو یہ زعم ہوتا ہے کہ وہ خوامخواہ کے شاعر ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس نہ تو کلام موضوع پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ نہ ہی ان کو شاعری جیسے لطیف فن کا لحاظ ہوتا ہے۔ دلاور فگار نے اناڑی کھلاڑیوں کو تشاعر کے مانند قرار دیا ہے۔

(ہ) مشاعرے میں رن آؤٹ ہونے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: **فضول کلام**

دلاور فگار صاحب کے مطابق مشاعرے میں کچھ خود ساختہ شاعر جب فضول کلام پیش کرتے ہیں لیکن ادب نواز سامعین و حاضرین کو وہ مطمئن نہیں کر پاتا تو وہ سامعین کافی احتجاج کرتے ہیں جس کی وجہ سے مجبوراً شاعر صاحب کو اپنا کلام سمیٹتے ہوئے وہاں سے رفو چکر ہونا پڑتا ہے۔ اس طرح وہ شاعر مشاعرے سے رن آؤٹ ہو جاتا ہے۔

سوال نمبر3: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

مشاعرہ، کرکٹ، مقدر اناڑی، تشاعر، میچ۔

جواب:

الفاظ کا جملوں میں استعمال

الفاظ	جملے
مشاعرہ	مشاعرہ میں تمام شعراء نے اچھا کلام پیش کیا۔
کرکٹ	کرکٹ کا کھیل انگریزوں کی ایجاد ہے۔
مقدر	مقدر ساتھ دے تو انسان ترقی کر ہی جاتا ہے۔
اناڑی	بڑھئی کے کام کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ اپنے کام میں ماہر نہیں بلکہ اناڑی ہے۔
تشاعر	اس دور میں بے شمار ایسے تشاعر ہیں، جنہیں شاعر ہونے کی غلط فہمی ہے۔
میچ	میچ کا فیصلہ آخری گیند پر ہونا قرار پایا۔

سوال نمبر4: درج ذیل الفاظ کا درست تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

تفریح، عندلیب، مشاعرہ، اہمال، بدنصیب

جواب:

تَفرِیح، عَندلِیب، مُشَاعِرہ، اِہمَال، بدنَصِیب

سوال نمبر5: درج ذیل تراکیب محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ریاض مسلسل، مقدر کا کھیل، وقت کاٹنا، دماغ چاٹنا، اہل نظر

جواب:

تراکیب و محاورات کا جملوں میں استعمال

تراکیب و محاورات	جملوں میں استعمال
ریاض مسلسل	ایک اچھا شاعر ریاضِ مسلسل ہی کی بدولت اپنے کلام میں نکھار لا پاتا ہے۔
مقدر کا کھیل	زندگی مقدر کا کھیل ہے جس سے مسلسل نبرد آزما رہنا پڑتا ہے۔
وقت کاٹنا	کھلاڑی جس طرح کھیل رہا تھا اس کو دیکھ کر صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ وقت کاٹ رہا ہے۔
دماغ چاٹنا	گلوکار فضول گلوکاری کی بدولت سامعین و حاضرین کا دماغ چاٹ رہا تھا۔
اہل نظر	مشاعرے میں اگر اہل نظر بیٹھے ہوں تو کلام سنانے والے کو کلام سنانے میں مزہ آتا ہے۔

سوال نمبر 6: درج ذیل مثالوں میں مجاز مرسل کی نشاندہی کریں۔

(الف) نہر بہ رہی ہے.

(ب) آسمان سے سونا برس رہا ہے۔

(ج) قلم تلوار سے طاقتور ہے۔

جواب:

مجاز مرسل:

جب کوئی لفظ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کے اس میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو اسے مجازی مرسل کہتے ہیں۔

مثال کے طور پہ جملہ ہے۔ نہر بہہ رہی ہے۔

اب اس جملے میں نہر پانی ہے، مطلب نہر میں پانی بہہ رہا ہے۔ نہر ظرف ہے اور پانی مظروف ہے۔

اسی طرح، آسمان سے سونا برس رہا ہے۔

اس جملے میں آسمان سبب ہے جبکہ سونا برسنا مسبب ہے، یعنی کہ بارش کا برسنا۔

قلم تلوار سے طاقتور ہے۔

اس جملے میں قلم ایک آلہ ہے لیکن اس کی طاقت سے مراد اس سے لکھے جانے والی کسی قسم کی بھی تحریر ہے۔

سوال نمبر 7: درج ذیل جملوں میں کنایہ کے نشاندہی کریں۔

(الف) مفلسوں اور ناداروں کے لیے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے

(ب) بڑھیا کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آیا اور سر کے بالوں میں چاندی اتر آئی۔

جواب:

کنایہ:

کنایہ کے معنی اشارے سے بات کہنا اور کنایہ کی اصطلاحاً تعریف ہے:

"کسی لفظ سے ایسی بات مراد لینا جو اس کے معنوں کو لازم ہو۔ مثال کے طور پر "شتر بے مہار" کا مفہوم زبان دراز یا بے ہودہ باتیں کرنے والا ہے۔ اور "پیٹ کا ہلکا" کنایہ ہے راز کی بات کہہ دینے والے کی طرف۔

مفلسوں اور ناداروں کے لیے اس کا "دروازہ" ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ اس میں "دروازہ" دراصل کنایہ ہے سخی کی سخاوت کا وہ جو مدد کر رہا ہے غریبوں کی.

اسی طرح بڑھیا کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آیا اور اس کے سر کے بالوں میں "چاندی اتر آئی" بالوں میں چاندی اترنا کنایہ ہے بڑھاپے کا اس کی بڑھتی عمر کا۔

کثیر الانتخابی سوالات

درست جواب کی نشان دہی کریں۔

.78 دلاور فگار کا اصل نام تھا۔
(A) دلاور علی (B) دلاور حسین (C) علی دلاور (D) دلاور شاہ

.79 دلاور فگار ابتدا میں تخلص کرتے تھے۔
(A) دلاور (B) فگار (C) اسد (D) شباب

.80 دلاور فگار نے ایم اے معاشیات کا امتحان پاس کیا۔
(A) آگرہ یونیورسٹی (B) پنجاب یونیورسٹی (C) دہلی یونیورسٹی (D) سندھ یونیورسٹی

.81 دلاور فگار کی سنجیدہ شاعری کے مجموعے کا نام ہے۔
(A) خدا جھوٹ نہ بلوائے (B) آداب عرض ہے (C) حادثے (D) ستم ظریفیاں

.82 دلاور فگار نے امریکی صدر کی کتاب کا ترجمہ کیا۔
(A) جارج بش (B) باراک اوباما (C) نکلسن (D) جیمی کارٹر

.83 حکومت پاکستان کی طرف سے دلاور فگار کو اعزاز دیا گیا۔
(A) تمغۂ امتیاز (B) تمغائے حسن کارکردگی (C) اقبال ایوارڈ (D) حسن کارکردگی

.84 دلاور فگار کو ان کی مزاحیہ شاعری کی وجہ سے لقب دیا گیا۔
(A) شہنشاہ ظرافت (B) اکبر ثانی (C) A , b دونوں (D) کمال ظریف

.85 دلاور فگار نے مشاعرے کو کس کھیل کے ساتھ ملایا ہے۔
(A) کرکٹ (B) ہاکی (C) فٹ بال (D) والی بال

.86 کرکٹ میں ایمپائر ہوتا ہے تو مشاعرہ میں ہوتا ہے۔
(A) ریفری (B) صدر نشین (C) جناب والا (D) جنرل سیکرٹری

.87 مشاعرے میں کلام سہارے چلتا ہے۔
(A) شاعری کے (B) ردیف قافیہ کے (C) زور کے (D) گلے کے

.88 کرکٹ کے کھیل میں نو باؤل ہو تو ہوتا ہے۔
(A) چھکا (B) چوکا (C) فاؤل (D) کچھ نہیں

.89 شاعروں کے ہاں کس پرندے کی مذکر، مونث کا کی گتھی ابھی تک سلجھائی نہیں گئی۔
(A) کبوتر (B) عندلیب (C) مور (D) کوا

.90 کرکٹ اور مشاعرے میں کون سا کھیل مشترکہ ہے۔
(A) نصیب کا (B) تقدیر کا (C) قسمت کا (D) مقدر کا

.91 کرکٹ کی ٹیم میں پوری ٹیم کی جان ہوتا ہے۔
(A) کپتان (B) بالر (C) بیٹسمین (D) کھلاڑی

.92 دلاور فگار نے کرکٹ میں بے کار کھلاڑی کو قرار دیا ہے۔
(A) فضول (B) احمق (C) اناڑی (D) بے وقوف

.93 مشاعرے میں کس طرح کے شاعر دماغ چاٹتے ہیں۔
(A) فضول شاعر (B) تشاعر (C) گھٹیا کلام والے (D) ریاکار

.94 دلاور فگار نے ہیرو کس کو قرار دیا ہے۔
(A) پھسڈی کو (B) فاتح کو (C) بالر کو (D) فیلڈر کو

Academy

95. میرے خیال کو کریں اہلِ نظر۔۔۔۔

(A) تعریف (B) مستند (C) کیچ (D) ضائع

96. دلاور فگار کے نزدیک مشاعرہ بھی ہوتا ہے ایک طرح کا۔۔۔۔

(A) وقت کا ضیاع (B) کرکٹ میچ (C) محفل (D) تفریح کا ذریعہ

97. کرکٹ اور مشاعرہ دلاور فگار کے مجموعہ کلام سے ماخوذ ہے۔

(A) ستم ظریفی (B) خدا جھوٹ نہ بلوائے (C) حادثے (D) انگلیاں فگار اپنی

98. جب کوئی لفظ حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو وہ کہلاتا ہے۔

(A) استعارہ (B) کنایہ (C) مجاز مرسل (D) قافیہ

99. کنایہ کے لغوی معنی ہیں۔

(A) اشارے سے بات کہنا (B) راز کی بات کرنا (C) تشبیہ کا تعلق بیان کرنا (D) ادھار لینا

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	B	2	D	3	A	4	C	5	D	6	B	7	C	8	A	9	B	10	D
11	C	12	D	13	D	14	A	15	C	16	B	17	A	18	C	19	B	20	B
21	C	22	A																

LAST HOPE STUDY

Academy